© rasailojaraid.com

سے کیا ہوتا ہے جب چڑیا چگ گئی کھیت۔ اس سے پہلے انگریز سامراج انکا منصب خلافت ان ہی کے ایک زر خرید ملّت فروش کے ہاتھوں ختم کرا چکا تھا۔ اس ساری صورت حال کا مسلم قیادت نے کوئی تجزیہ نہیں کیا کوئی محاسبہ نہیں کیا اپنی کمیوں، خامیوں کو نہیں ٹٹولا بس لمبے چوڑے بیانات کے ذریعہ طاقتور متحدہ دشمن کا مقابلہ کرتے رہے اور یہ رٹ لگانے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بازی لیتے رہے ہیں کہ اسرائیل کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں کے مصداق جب اسرائیل اور اس کے حامی امریکہ، برطانیہ، فرانس نے انکی یہ حالت دیکھی تو ۱۹۶۷ء میں کمیونزم نظام کے حامی اور روس کی تھپکی و طاقت پر اکڑ فون کرنے والے مصر کے صدر جناب جمال عبدالناصر کی اس زبردست گھن گرج کہ اسرائیل کو دریائے نیل میں غرق کر دیا جائے گا کے دوسرے دن ہی عربوں پر اچانک حملہ کرکے ان سے ان ہی کا علاقہ ایک ہی چھلانگ میں چھین لیا۔ ۴ مئی ۱۹۹۴ء کو وہ ہی علاقہ عربوں کو واپس کیا جا رہا ہے تو عرب فلسطینی اسی پر فخر و انبساط سے سینہ تانے ہوئے ہیں جبکہ یہ وقت تو ان کے لئے مقام عبرت کا ہے۔ اور ابھی تو چھنے ہوئے علاقہ کا ایک تہائی ہی علاقہ اسرائیل نے واپس کیا ہے عرب فلسطین وہ تو بھول گئے کہ کس چالاکی سے اس نے ان کی سرزمین پر اپنی سلطنت حکومت قائم کرلی۔ اس کی واپسی پر خوشیاں منا رہے ہیں جو اس نے اپنی سلطنت سے مزید عربوں کا علاقہ ان سے بزور قوت غصب کیا تھا۔ یہ ہے عالم اسلام میں موجود مسلم قیادت کی کارگزاری کا کچا چٹھا۔ اب اس موقع پر ہمیں فخر و مباہات کا مظاہرہ کرنا چاہیئے یا اپنی دوراندیشی، ہوشیاری کے فقدان پر ماتم — اس کا فیصلہ ملت اسلامیہ کے ہر بہی خواہ کو اپنی اپنی عقل و فہم پر ہم چھوڑتے ہیں۔

© rasailojaraid.com